

التحقيق العجيب
فى

مشروعية التثويب



مصحف

فيض ملت، شمس المصنفين، أستاذ العرب والعجم، مفسر أعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح

مدظلہ العالی

مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی

www.FaizAhmedOwaisi.com



بسم الله الرحمن الرحيم
الصلوة والسلام عليك يا رحمة للعالمين ﷺ

التحقيق العجيب في مشروعية التثويب

مكتبة الطين

شخص المصنفين، فقيه الوقت، فيض ملت بمقر أعظم باكستان
حضرت علامه ابوالصالح مفتي محمد فيض احمد اويسى رضوى دامت بركاتهم القدسية

() ☆ ☆ ☆ ()

() ☆ ☆ ()

() ☆ ()

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ابا بعد! دورِ حاضرہ میں نہ کسی بزرگ کے قول کا اعتبار رہا ہے اور نہ کسی مجتہد کے فرمان کا وقار اور قرآن وحدیث کے مطالب کو اپنی رائے پر لے جانے کی عادت ثانویہ بن گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کل نئے فتنے ابھرتے نظر آتے ہیں پھر ملک کے دشمنوں سے بے بہادری لے کر مذہب کی آڑ میں جس طرح جس کا جی چاہتا ہے کرتا ہے۔ اذان سے پہلے یا بعد کسی وقت بھی کوئی درود شریف پڑھے تو اس کے لئے قیامت قائم ہوگئی کہ یہ بدعتی ہے، یہ مشرک ہے، بے دین ہے۔

نامعلوم کیا کیا خطاب ملتے ہیں اور سراسر نا انصافی ہے کہ حضور ﷺ کے درود شریف کو کسی خاص پڑھنے سے روکا جائے جبکہ اللہ تعالیٰ نے **صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا** کا مطلق حکم فرمایا ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِکَتَهُ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَيُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾ (سورۃ الاحزاب، آیت ۵۶)

ترجمہ: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اسے ایمان والوں پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

اب کسی کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنی طرف سے اوقات کی پابندی لگائے پھر فقہاء کرام نے اذان کے بعد دوبارہ اطلاع کے لئے تھویب کا سلسلہ جاری فرمایا اور ہمارے بلاد میں صلوٰۃ وسلام پڑھ کر تھویب کا طریقہ مروج ہے۔ ہم نے بفضلہ تعالیٰ جب سے بھی تھویب کا عمل شروع کیا ہے نمازیوں کو جماعت کے کھڑے ہونے کا علم ہو جاتا ہے اور وہ اس طریقے سے اپنا وقت بچا لیتے ہیں۔ دوسری طرف عوام کو یقین ہو جاتا ہے کہ اہل سنت کی مساجد ہیں ورنہ عام مسجدوں میں بد مذہب قبضہ جمائے ہوئے لوگوں کے عقائد پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔

مختصر ہذا میں اپنی تحقیق کی تائید کے لئے صدی ہذا کے مجدد اور علمائے عرب وعجم کے مانے ہوئے مسلم امام اپنے وقت کے ابو حنیفہ، شیخ الاسلام والمسلمین، عاشق محبوب مصطفیٰ ﷺ، علمین جل جلالہ سیدنا مولانا اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ اور ان کے شہزادے مفتی اعظم پاک و ہند امام العلماء، مقدام الفضلاء، محقق علامہ فہامہ مرشدنا مولانا مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب مدظلہ العالی زین مصلیٰ آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف کے فتاویٰ مبارکہ سے استفادہ کیا ہے۔ اہل انصاف غور سے مطالعہ کے بعد مسئلہ کی حقیقت سمجھ سکیں۔

فقط والسلام

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور، پاکستان

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے اسلام اس مسئلہ میں کہ اذان کے بعد لوگ دوبارہ نمازیوں کو اطلاع کرتے ہیں بعض جگہ تو خصوصی طور پر انتظام ہے کہ سوائے مغرب کے ہر نماز میں جماعت سے پہلے پانچ منٹ ”الصلوة والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ“ تین بار پڑھا جاتا ہے کیا شرح شریف میں اس کا کوئی ثبوت ہے؟ بعض لوگ اسے بدعت سیدہ کہتے ہیں۔

الجواب

اذان کے بعد اطلاع کرنے کا نام ”تخویب“ ہے۔ لغت میں بمعنی آواز لوٹانا۔
کما قال ثوب تثویبها ای رد صوته۔ (المصباح المنیر للرافعی جلد ۱، صفحہ ۴۱)
 اور شریعت میں اذان دے کر

نماز کے لئے دوبارہ اطلاع کرنا۔ (عمدة الرعاية حاشیہ شرح وقایہ لکھنوی صفحہ ۴، جلد ۱)
 اور عرف شرح میں دوبارہ اطلاع کرنے کا طریقہ خود حضور ﷺ نے ہی جاری فرمایا
کما قال ابو بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خرجت مع النبی ﷺ لصلوة الصبح فوجده نائماً فکان لایمر برجل الا نادره بالصلوة او حرکه برجله۔ (رواہ ابوداؤد)
 یعنی میں حضور ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز کے لئے نکلا آپ ﷺ جس سوتے ہوئے شخص سے گزر فرماتے تو اُسے نماز کے لئے آواز دیتے یا اپنے قدم شریف سے ہلاتے۔

فائدہ: تخویب سے بھی یہی مقصود ہے کہ غافلوں کو دوبارہ اطلاع ہو اور وہ یونہی ہے جو حضور ﷺ نے اذان کے بعد صلوٰۃ صلوٰۃ پکار کے جگایا بلکہ

الصلوة خیر من النوم

کا اضافہ بھی اسی دوبارہ اطلاع پر مبنی ہے چنانچہ مروی ہے۔

ان بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتاہ صلی اللہ علیہ وسلم یوذنه الصلوة الصبح فقیل هو نائم فقال الصلوة خیر من النوم مرتین فامرنی تازین الفجر۔ (مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۶۲، رواہ ابن ماجہ)

یعنی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان دے کر دوبارہ اطلاع دینے کے لئے سرکار ﷺ کے در اقدس پر حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کو خواب میں پایا در اقدس پر ”الصلوة خیر من النوم“ دوبار عرض کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

کہ انہی الفاظ کو صبح کی نماز میں کہا کرو۔

فائدہ: ثابت ہوا کہ اذان کے علاوہ دیگر کلمات کا اضافہ دوبارہ اطلاق کے لئے جائز ہے۔ ورنہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ”الصلوٰۃ خیر من النوم“ در اقدس پر حاضر ہو کر کہنے سے روک دیا جاتا، بلکہ بجائے روکنے کے حکم فرما دیا کہ صبح کا وقت غفلت کا ہے۔ اسی لئے اُسے صبح کی نماز میں پڑھا جائے اور یہی غرض تھویب سے ہے۔

متعدد روایات میں ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجرۃ نبویہ علی صاحبہا التحیہ پر حاضر ہو کر ”الصلوٰۃ الصلوٰۃ“ کہا کرتے۔ **کما قال الکھنوی فی حاشیہ شرح وقایہ (وکنانی المشکوٰۃ عن صفحہ ۶۴)**

بلکہ عہد فاروقی میں خود حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی نماز کے لئے دوبارہ جگانے کا طریقہ بھی یہی تھا۔

کماروی عن مالک انه بلغه ان المؤذن جاء عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یؤذنه لصلوٰۃ الصبح لوجده

نائماً فقال الصلوٰۃ خیر من النوم فامرہ عمر ان يجعلها فی نداء الصبح۔ (۱) رواہ فی الموطا

یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اُن کا مؤذن اذان دے کر صبح کی نماز کے لئے دوبارہ اطلاق دینے کے لئے اُن کے در اقدس پر حاضر ہوئے تو آپ اُس وقت بخواب تھے۔ مؤذن نے دوبار ”الصلوٰۃ خیر من النوم“ کہا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان کلمات کو فجر کی اذان میں کہا کرو۔

دوبارہ اطلاق (تھویب) کے متعلق اتنا ثابت ہو گیا کہ یہ معمول حضور ﷺ کے پاک زمانہ اور عہد خیر القرون کا ہے۔ اصلی تھویب پر کسی کو کلام نہیں۔ طرز کی تبدیلی سے اصل مسئلہ کی حقیقت نہیں بدلتی بلکہ زمانہ کی تبدیلی سے مسئلہ کی حقیقت تو برقرار رہتی ہے البتہ ہیئت بوافقت زمانہ بدلتی رہتی ہے۔

لما هو معلوم لمعارف الفقہ واصولہ وانا حقیقۃ لی رسالتی تلشط النفوس انزکیہ وایضہ فی نشر

الجوائز علی الا ذکار امام الجنائز۔

بہر حال اصل تھویب میں کسی کو انکار نہیں البتہ اُس کے اجراء میں فقہاء کے تین مذہب ہیں۔

مذاہب ثلاثہ

(۱) صلوٰۃ فجر کے سوا تمام نمازوں میں مکروہ ہے۔ فجر کا وقت چونکہ غفلت کا وقت ہے اسی لئے اس میں جائز ہے۔ ان کی

۱۔ عمدۃ الرعیۃ حاشیہ شرح وقایہ جلد ۱ صفحہ ۱۵۴۔

عبارت ہذا: ثبت بروایات عدیدۃ ان بلالاً کان یحضر باب الحجرۃ النبویۃ بعد الاذان ویقول الصلوٰۃ الصلوٰۃ۔

دلیل حضرت ابی بکرہ کی حدیث ہے۔

(۲) امراء اور وہ بزرگ جو دینی مشاغل میں مصروف ہیں صرف انہی کے لئے جائز ہے۔ عوام کے لئے مکروہ (ہذا ما قالہ

ابو یوسف و اختارہ)

(۳) متاخرین کا مختاریہ ہے کہ ہر نماز میں ہر خاص و عام کو دوبارہ اطلاع و تہویب مستحسن و مستحب ہے۔

(عمدة الرعایة حاشیہ شرح وقایہ)

فائدہ: صرف مغرب کی نماز میں بلا ضرورت نہ کہنا چاہیے۔

فائدہ: اسی مختار متاخرین پر فقہاء کرام کے مفتی بہ اقوال ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) شرح وقایہ جلد اول صفحہ ۱۵۴ مطبوعہ لاہور میں ہے

استحسن المتأخرون تثویب الصلوة کلھا هو الاعلام بعد الاعلام۔

متاخرین فقہاء نے ہر نماز کی تہویب مستحسن سمجھی ہے تہویب دوبارہ اطلاع کو کہتے ہیں۔

(۲) ہدایہ جلد اول میں ہے

والتأخرون استحسنوه فی الصلوات کلھا لظهور التوانی فی الامور الدینیة۔

اور متاخرین فقہاء نے تہویب تمام نمازوں میں مستحسن سمجھا ہے اسی لئے کہ لوگوں میں امور دینیہ کے بارے میں غفلت

پیدا ہوگئی ہے۔

(۳) اسی طرح کنز الاقائق مطبوعہ لاہور میں ہے۔

(۴) در مختار میں ہے

یثوب بین الاذان والاقامة فی الكل للكل بما تعارفوه الا فی المغرب۔

اقامت اور اذان کے مابین سوائے مغرب کی نماز اور ہر نماز کے لئے دوبارہ اعلان کیا جائے جس طرح کہ ان کا طریقہ

ان میں مشہور ہو۔

(۵) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے

واستحسن المتأخرون التثویب فی صلوة کلھا۔

متاخرین فقہاء نے نمازوں میں دوبارہ اطلاع کو اچھا سمجھا ہے۔

(۶) کفایہ شرح ہدایہ میں ہے

وما استحسنة المتأخرون وهو التثويب في سائر الصلوات لزيادة غفلة الناس و قل ما يقومون عند سماع الاذان فيستحسن التثويب للمبالغة في الاعلام۔

وہ عمل کہ جسے متاخرین فقہاء نے مستحسن سمجھا ہے اُس کا نام تھویب ہے۔ اسے تمام نمازوں میں عمل میں لایا جائے کیونکہ لوگ غافل ہو چکے ہیں، بہت تھوڑے لوگ ہیں جو اذان کو سن کر اٹھیں فلہذا اچھا ہے کہ دوبارہ اعلان کیا جائے۔

(۷) نور الایضاح مع مراقی الفلاح میں ہے

ويثوب بعد الاذان في جميع الاوقات لظهور التواني في الامور الاينية في الاصح۔
تمام نمازوں میں اذان کے بعد دوبارہ اطلاع دی جائے کیونکہ لوگوں میں دینی امور کے بارے میں سستی ہو گئی ہے۔

(۸) طحاوی صفحہ ۱۱ مصری میں ہے

(قوله ويثوب) هو لغة مطلق العود الى الاعلام وشرعاً هو العود الى الاعلام المخصوص بعد الاذان على الاصح واستحسنة المتأخرون۔

تھویب لغت میں بمعنی دوبارہ اعلان کرنا اور شرع میں ایک مخصوص اعلان کو کہتے ہیں اذان کے بعد اطلاع دینا یہی زیادہ صحیح ہے اسے متاخرین نے مستحسن سمجھا ہے۔

(۹) عنایہ شرح ہدایہ میں ہے

احداث المتأخرون التثريب بين الاذان والاقامة على حسب ما تعارفوا في جميع الصلوات سوى المغرب مع ابقاء الاول يعنى الاصل وهو تثويب الفجر وماراه المسلمون حسناً فهو عند الله حسن۔

متاخرین نے اذان و اقامت کے درمیان اپنے عرف کے مطابق تھویب کا طریقہ نکالا ہے مغرب کے سوا باقی تمام نمازوں میں تھویب کی جائے۔ لیکن پہلی تھویب یعنی ”الصلوة خیر من النوم“ کو باقی رکھا جائے۔

حدیث شریف میں ہے،

جس عمل کو لوگ اچھا سمجھیں وہ عند اللہ بھی اچھا ہے۔

(۱۰) غنیۃ المتملی شرح ینہ المصلى (۱۱) رد المحتار شرح در المختار المعروف شامی (۱۲) عالمگیری (۱۳) اشعۃ للمعات شرح

مشکوٰۃ (۱۳) بحر الرائق میں اسی طرح ہے۔

(۱۵) بدائع میں ہے

ان مشائخنا قالو الاباس بالتثويب المحدث في سائر الصلوة بفرط غلبة الفضلة على الناس في زماننا وشدة ركونهم الى الدنيا وتها ولهم بامور الدين فصائر الصلوة في زماننا مثل الفجر في زمانهم فكان زيادة الاعلام من باب التعاون على البر والتقوى فكان مستحسنا۔

ہمارے مشائخ فرماتے ہیں کہ تجویب جو خیر القرون کے بعد ایجاد ہوئی ہے ہر نماز میں جائز ہے کیونکہ ہمارے زمانہ کے لوگوں پر غفلت سوار ہوگئی اور دنیا کی طرف راغب ہو گئے۔ اسی لئے ہماری ہر نماز خیر القرون کے زمانہ کی فجر کی نماز کی طرح ہوگی اسی لئے دوبارہ اعلان تعاون علی البر والتقویٰ کے قبیل سے ہوگا۔ اسی بناء پر مستحسن ہے۔

(۱۶) حاشیہ کنز الاقائق (۱۷) حاشیہ شرح وقایہ مسی عمدة الرعایة (۱۸) حاشیہ ہدایہ عبدالحی لکھنوی (۱۹) ملا مسکین شرح کنز (۲۰) یعنی شرح کنز میں ہے

(۲۱) فتویٰ حرم شریف از مولانا سید اسماعیل بن خلیل حنفی محقق کتب حرم محترم میں ہے

المناداة فی جميع الصلوة جائزه بل تياكد فعلها فی بعض البلدان المتعارفة فیها علی حسب متعارفوه بل تياكد مطلقا لدفع الفضلة عن الناس ويثاب فاعله انشاء الله تعالى وعندنا بمكة نياوی عند حينونة الوقت والجوازه والجوازه اصل ثابت فی السنة الفعلية لا كراهة ومن يقول بها لا يعول علی قوله ولا يلتفت اليه۔

(کتبہ حافظ کتب الحرام المکی اسماعیل بن خلیل۔ ۱۸ اذی الحجۃ ۱۳۳۳ھ)

دوبارہ نماز کے لئے اطلاع دینا تمام نمازوں میں جائز ہے بلکہ شہروں میں تاکیدا اطلاع ہوتی ہے جیسے اُن کی عادت ہے ہاں دوبارہ اطلاع ہونی چاہیے کہ عوام کو غفلت سے جگانے کا اس کے عامل کو ثواب ملے گا۔ ہمارے ہاں مکہ میں بھی معمول بہا ہے۔ اصل اس کا تو حدیث شریف میں ہے اُس کے جواز میں کسی قسم کی کراہت نہیں جو اسے مکروہ سمجھتا ہے اُس کا قول غیر معتبر ہے۔

اس فتویٰ پر حرم شریف کے متعدد علماء کرام کے دستخط مثبت ہیں ان کے علاوہ تمہیں الحقائق، نبایہ، فتاویٰ جیہ، فتح

باب الغایہ ۱۔ وغیرہ متعدد کتب میں موجود ہے۔ سمجھدار کے لئے اتنے حوالہ جات کافی ہیں ضدی ہٹ دھرم کے لئے دفتر بھی بے سود۔

سوالات و جوابات

مخالفین کو بمطابق ”ڈوبتے کو تنکے کا سہارا“ اور کچھ نہ نظر آیا صرف اپنے عیوب کو چھپانے کے لئے چند اعتراضات گھڑ مارے کہ جن کا نہ کوئی سر نہ منہ۔ جو درج ذیل ہیں

(۱) عن مجاهد قال كنت مع ابن عمر فثوب رجل في الظهر والعصر قال اخرج بنا فان هذه بدعة۔ حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا کہ ایک شخص نے ظہر وعصر کے وقت دوبارہ نمازیوں کو نماز کی اطلاع دی تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے مرد ہم سے نکل کیونکہ کام جو تو نے کیا ہے یہ بدعت ہے۔

اسی طرح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی منقول ہے۔ جس فعل کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بدعت قرار دے رہے ہیں اس کو تم اپنانے کی کوشش کیوں کرتے ہو؟

جواب

فقہاء کرام جنہوں نے ہمارے اسلام کی لاج رکھی وہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان کو ہم سے زیادہ جانتے اور اُن کے اقوال کی وقار اُن کے ہاں بہ نسبت ہمارے بہت زیادہ تھی۔ صحابہ کرام کا روکنا بھی دینی مفاد کی بناء پر تھا اور فقہاء عظام کی ایجاد بھی دینی خاطر ہے نہ وہ اپنے لئے روک رہے تھے اور نہ یہ اپنی خاطر ایجاد فرما رہے ہیں۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا روکنا اس لئے تھا کہ چونکہ اس وقت ضرورت نہ تھی اور لوگوں کو خواہ مخواہ اس کا عادی بنا دینا اور ایسے لوگوں کو جو غافل نہیں اذان کے بعد سے اس وقت غافل کر دینا کہیں حد تک بجائے فائدہ کے نقصان تھا مگر اب جبکہ لوگوں پر غفلت طاری ہوئی اور دوبارہ اطلاع کی ضرورت ہوئی تو ”انفردات تبیح المحذورات“ کی بناء پر اسے عمل میں لایا گیا جیسا فقہاء کرام نے اپنی اس ایجاد کی علت غائیہ تکاسل و تکامل کو قرار۔

كما قالوا اكرات ومرات ”ان مشائخنا قالوا لا باس بالثيوب المحدث في سائر الصلوات يفرط

غلبة الفضلة على الناس الخ (بدائع)

وكذا لك في نور الايضاح مراقي الفلاح وكفاية شرح هداية وكذا لك في الهداية وغيره وغيره۔

اور جب کہ لوگوں میں کسی مسئلہ میں غفلت آجائے تو اُن کی غفلت دور کرنے کا طریقہ ایک یہ بھی ہے جو فقہاء کرام نے

۱۔ ان کی عبارت بھی درج نہیں ہوئیں کیونکہ یہ عام کتابیں ہیں اور فقیر آدمی کے پاس موجود ہیں۔

ایجاد کیا اور یہ طریقہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے جبکہ آپ نے جمعہ کی اذان کے ساتھ دوسری اذان کا اجراء فرمایا۔ اُن کی علت فاسیہ بھی یہی غفلت اور نکاہل اور تساہل ہے کما هو معلوم المعارف فن الحدیث۔

سوال

چونکہ یہ فعل خیر القرون میں نہیں تھا آخر بدعت تو ہے ہی فلہذا اس کا ترک ضروری ہوا۔

جواب

خیر القرون کے بعد ہر فعل بدعت نہیں۔ قرآن مجید کو تیس پاروں پر تقسیم کرنا، اعراب لگانا، اس کے رکوع وغیرہ مقرر کرنا، صرف، نحو، کلام و دیگر فنون پڑھنا پڑھانا، مدارس کا اجراء وغیرہ وغیرہ بہت سے امور جو فقیر نے رسالہ ”البدعة“ میں جمع کئے۔ (انظر فیہا)

اور جو فقہاء عظام اس کے مرتکب ہوئے وہ ہم سے بہت زیادہ عامل بالسنۃ اور بدعت سے اجتناب کرنے والے تھے اور امور شرعیہ میں اُن کو زیادہ سمجھتی یہ اُن کا صدقہ ہے جو ہم آج کل مسائل فقہیہ پر دسترس رکھتے ہیں بلکہ اُن کے بالمقابل آج کل بڑے بڑے محققین عشر عشر بھی نہیں۔

جواب

ہمارے مخالفین کم از کم اُن کو مسلمان تو ضرور سمجھتے ہوں گے اور اُن جیسے مسلمان آج کل تو تلاش کرنے پر بھی نہیں ملیں گے۔ اُن جیسے مسلمانوں نے یہ طریقہ ایجاد کیا اور اسے بار بار امتحان کا فتویٰ لگا رہے ہیں اور فرمان نبوی ﷺ ہے

مأراه المسلمون وفي رواية مأراه المؤمنون حسنا فهو عند الله حسن۔ (مشکوٰۃ)

جس عمل کو مسلمان اچھا سمجھتے ہوں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہوتا ہے۔

اگر ہمارے صہم انہیں مسلمان مانتے ہیں اور ضرور مانتے ہیں تو حضور اکرم ﷺ کے ارشاد گرامی کی قدر کریں اور اُن بزرگوں نے جس عمل کو امتحان کا لقب دیا ہے خواہ مخواہ اُسے بدعت جیسی قبیح صفت سے موصوف کر کے اپنا انجام برباد نہ کریں ورنہ سمجھ لیں کہ مومنوں کو بدعتی کے لفظ سے یاد کرنے سے نازِ جہنم تیار ہے۔

سوال

مان لیا کہ یہ عمل سلف صالحین کا ہے لیکن یہ کہاں لکھا ہے کہ اس کے لئے ”الصلوة والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ“ الخ کہا کرو۔

جواب

پتہ تو چلا کہ اصل بات کیا ہے۔ دراصل تمہیں چڑھتی تو صرف اسی سے خواہ مخواہ ادھر ادھر کی باتیں کر کے ہمیں بھی پریشان کیا اور خود بھی پریشان رہے۔ لیجئے اس کا جواب

جب ثابت ہو گیا کہ تھویب کا رخیر ہے اور اُس کی علت غائیہ بھی ست اور غافل لوگوں کو متنبہ کرنا ہے تو پھر غفلت اور سستی جس طرح بھی دور کی جائے جائز ہے۔ اس کے لئے فقہاء کرام نے کسی خاص لفظ کو متعین نہیں کیا بلکہ فرمایا جس طرح جہاں کا عرف ہو وہی لفظ استعمال کیا جائے۔

كما قالوا یتوب بین الاذان والاقامة فی الكل للكل بما تعارفوه الا فی المغرب۔

در مختار و کنز الدک فی العنایہ فی شرح الہدایہ و شرح وقایہ وغیرہ وغیرہ۔

چونکہ ہمارے اہل سنت کو اولاً تو اپنے نبی اکرم ﷺ سے بہت محبت ہے اسی لئے اُن کے ہر ذکر سے پیار خصوصاً درود شریف جو تمام اذکار کا سردار ہے۔ دوسرا یہ کہ وہابیوں، دیوبندیوں نے سنیت کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے اور حقیقت کے دامن میں چھپنا ایمان سمجھ کر سنیت و حقیقت کے خلاف نہ صرف عمل کرتے ہیں بلکہ سنیت اور حقیقت کو منع کرنا چاہتے ہیں۔ بناء بریں ایسا لفظ چنا گیا کہ جو دیوبندیت، وہابیت سوز اور سنیت کا جان و ایمان افروز کلمہ ہے تاکہ نمازی کو پتہ چلے کہ یہاں سنیت اور سچی حقیقت ہے۔

خاتمہ

- (۱) تھویب مطلق یعنی نماز کے لئے دوبارہ اطلاع کرنا سنت نبوی علی صاحبہا التحیہ ہے اور بہائیت کذاً یہ مستحب ہے۔
- (۲) نماز کے لئے دوبارہ اطلاع کرنا تعاون علی البر والتقویٰ ہے۔

كما قال الفقهاء فكان زیادة الاعلان من باب التعاون علی البر والتقویٰ۔ الخ بدائع وغیرہ ۱۲۰
اور بحکم باری تعالیٰ

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ (پارہ ۶، سورۃ المائدہ، آیت ۲)

ترجمہ: اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔

ایک علیحدہ ثواب ہے اور حدیث شریف میں ہے

جب تک بندہ اپنے بھائی کی امداد کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی امداد کرتا ہے۔

اس ارشاد کے مطابق تھویب کرنے والا ایزد متعال کی خصوصی نگاہوں کا مستحق ہے۔

(۳) تھویب میں ”صلوٰۃ و سلام“ عرض کرنا ”صلوٰۃ و سلمو“ مطلق امر پر عمل کر کے ثبوت دینا ہے کہ چودہ سو سال طویل مدت گزر جانے کے باوجود پھر بھی ہم اپنے آقا ﷺ کی محبت میں سرشار ہیں تاکہ غیر مذاہب خصوصاً اعدائے اسلام کو معلوم ہو کہ نبی اکرم ﷺ کی کیسی شان ہے کہ اگرچہ وہ اس وقت پردہ پوش ہیں لیکن اُن کے غلام اُن کی غلامی میں تاہنوز سرگرم ہیں۔ ان وجوہ کے باوجود یو بندی ایسے عمل سے روک کر

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ (پارہ ۱، سورۃ البقرۃ، آیت ۱۱۲)

ترجمہ: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں کو روکے ان میں نامِ خدا لئے جانے سے۔

اور

أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى عَبْدًا إِذَا صَلَّى (پارہ ۳۰، سورۃ العلق، آیت ۹، ۱۰)

ترجمہ: بھلا دیکھو تو جو منع کرتا ہے۔ بندہ کو جب وہ نماز پڑھے۔

کا مصداق بن رہے ہیں جبکہ صلوٰۃ و سلام نیکی ہے۔ اس سے روکنا شیطان کا کام ہے۔ تفصیل نشر الجواز میں

ہے۔

فصلی اللہ علی حبیبہ کریم الخلق و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

هذا آخر مرقمہ قلم

العبد الفقیر ابی الصالح محمد فیض احمد الایسی غفرلہ